وفیات

تبلیغی جماعت کے عظیم بزرگ مولانا مفتی زین العابدین صاحبؒ

مولانا مہر محمد میانوالی

ہر کسی نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے، پھر اپنے اعمال نامہ کے ساتھ برزخ وحشر کے وسیع میدان میں پہنچ جانا ہے۔ امیر وغریب نیک وبد مسلم کا فرحتیٰ کہ انعام یافتہ چار گروہ، خدا کے پیارے انبیاء، صدیقین، شہداء، صالحین (علیہم السلام والرضوان) بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔ محدث اعظم جانشینِ حضرت مولانا محمد یوسف بنوری (رحمہ اللہ) مولانا مفتی نظام الدین شامزئی کی شہادت فاجعہ کا صدمہ ابھی نہ بھولا تھا کہ مجاہد ختم نبوت فاتح ربوہ وقادیانیت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی بھی داغ مفارقت دے کر پاسبان ختم الرسل، وقاتلانِ مسیلمہ کذاب کی برحق جماعتوں کے ساتھ جنت الفردوس میں جاملے۔ ان ہی دلربا اور جان سوز صدمات میں عالمی تبلیغی جماعت کے مقبول و محبوب بزرگ حضرت مولانا مفتی زین العابدین بانی ومہتمم دارالعلوم پیپلز کالونی فیصل آباد کا سانحہ وفات ۱۵ جون ۲۰۰۴ بھی ہے۔ جو اہل اللہ اور کروڑوں تبلیغی جماعت سے وابستہ مسلمانوں پر بجلی بن کر گرا ہے۔

مفتی صاحب کی شخصیت ہر طبقہ فکر میں مسلمہ تھی۔ پاکستان کے اندر و باہر لاتعداد افراد آپ کے مواعظ حسنہ اور خطابات عظیمہ سے مستفیض ہو کر اہل حق اور صلحاء کے حلقہ متقین سے وابستہ ہوگئے۔ غلط عقائد اور معاصی سے کلیتًا تائب ہوگئے۔ احقر نے آپ کے گھنٹوں کے خطاب، سالانہ اجتماع رائے ونڈ، یا کراچی، گوجرانوالہ وغیرہ میں سنے، ان کے مواعظ ﴿أدع إلىٰ سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة﴾ راہِ پروردگار کی طرف لوگوں کو خوب دانش مندی اور بہترین خیر خواہی کے جذبہ کے ساتھ بلایئے۔ (پ۴، ع:۲۲) کا پورا مصداق ہوتے۔ پھر تشکیل کی دعوت پر لائنیں لگ جاتیں۔ تبلیغی جماعت کے خطابات کا موضوع ہی اصلاح نفس اور فکر آخرت ہے جسے یہ دو نعمتیں مل گئیں اسے دنیا بھر کے خزانے آخرت میں کام آنے والے مل گئے، اللہ تعالیٰ یہ نعمتیں ہمیں بھی نصیب فرمائے۔

آپ نے عملی زندگی کے ساتھ علمی زندگی کو بھی روح رواں بخشی اور ایک بڑا دارالعلوم قائم کیا جو فیصل آباد کے بڑے علمی مدارس میں شمار ہوتا ہے اور ہزاروں علماء وطلبہ اس جاری دریا سے اپنی نہریں نکال کر اندرون وبیرون ملک اصلاح وتقویٰ کی زمینوں کو سیراب کر رہے ہیں۔ آپ نے بارہا حج اور عمروں کی سعادت پائی۔ لاتعداد غیر ملکی دورے کیئے۔ عرب وعجم اور مشرق ومغرب کے تشنہ لبوں کو آب زلال سے بہرہ ور فرمایا۔

آپ نے ۱۹۶۱ء میں تبلیغی جماعت کا جوڑ بعد نماز مغرب تحصیل والی مسجد بیرون کچہری بازار فیصل آباد میں شروع کیا، شرکاء اجتماع تیس سے زائد نہ تھے مگر پھر ترقی ہوتے ہوتے مسجد بلال کی ضرورت پڑی۔ اب یہ تبلیغی اجتماع

۳۰ ہزار تک جا پہنچتا ہے۔ اللہ کے بندوں میں غیر اللہ سے نہ ہونے اور اللہ سے سب کچھ ہونے کا یقین پیدا کرنے کے لیے زندگی کو مفتی صاحب نے وقف کردیا۔ یہی اوڑھنا بچھونا تھا۔

مفتی زین العابدین رحمہ اللہ نے اگرچہ دینی زندگی میں تبلیغی جماعت کا جبہ زیب تن فرمایا ہوا تھا مگر علماء دیوبند کی دیگر مجاہدانہ صفات بدستور آپ میں موجود تھیں۔ چند واقعات ملاحظہ فرمائیں:

❶ ۱۹۶۲ء میں اہل بدعت نے طوفانِ بدتمیزی پورے ملک میں پھیلا دیا تھا۔ خادم ختم نبوت اور حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کے رفیقِ خاص، ایڈیٹر ہفت روزہ ''چٹان'' لاہور جناب شورش کاشمیری کو ۱۹۶۲ء میں اقبال پارک، دھوبی گھاٹ میں ان کی سرکوبی کے لیے آنا پڑا۔ جلسہ کی صدارت مفتی زین العابدین اور مولانا تاج محمودؒ فرما رہے تھے۔ شورش مرحوم نے فرمایا: ''اے اچھرے کا راج پال اور لائل پور کا پٹواری محدث، اپنی کافر سازی کی فیکٹریاں اور اہل حق پر فتوے برسانے والی توپیں بند کرو ورنہ میں ''چٹان'' میں تمھارے اعلیٰ حضرت کی آخری وصیت شائع کردوں گا (حتی الامکان اتباع شرع نہ چھوڑو مگر میرا دین و مذہب جو میری کتابوں سے ثابت ہے اس پر قائم رہنا ہر بڑے سے بڑے فرض سے بڑھ کر فرض ہے۔) (وصایا شریف) اگر قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، حسین احمد مدنی، علامہ شبیر احمد عثمانی، احمد علی لاہوری اور امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاری (رحمہم اللہ) کافر ہیں تو پھر بتاؤ دنیا میں مسلمان کون ہیں۔''

❷ ۱۹۶۸ء میں ایوبی آمریت کا دور تھا، جمعیت علماء اسلام نے موچی دروازہ لاہور میں سہ روزہ تاریخ ساز کانفرنس کی۔ آغا شورش نے قادیانیت اور ایوبی آمریت پر آتش باری کی، گرفتار ہوگئے۔ عرصہ بعد رہا ہو کر فیصل آباد آئے، کوتوالی کے سامنے مسجد کی چھت پر عوام سے خطاب کیا، پھر دوسرے دن شام کو انجمن شہریان نے آغا شورش کو دینی وسیاسی زعماء کی معیت میں استقبالیہ دیا۔ تبلیغی جماعت کے راہنما مفتی زین العابدینؒ کا جوش و ولولہ قابل دید تھا۔

❸ ایک مرتبہ مخالفین معاندین نے حضرت مفتی صاحب کی ابھرتی ہوئی دینی شخصیت کو مجروح کرنے کے لیے غلیظ قسم کا اشتہار شائع کیا تو جمعیۃ علماء اسلام نے کچہری بازار میں احتجاجی جلسہ کیا۔ بڑے علماء نے خطاب کیا (مفتی صاحب خود تو کسرِ نفسی کی وجہ سے نہ آئے) تیسرے روز مولانا اکرام الحق صدیقی ناظم دفتر جمعیۃ اور مولانا عبدالرشید انصاری فیصل آبادی ایڈیٹر ''خدام الدین'' کو گھر بلا کر بے تکلف دعوت ضیافت کی، پھر فرمایا: ''بزرگوں نے مجھے تبلیغ کے محاذ پر کام میں لگا دیا ہے اب مجھے ہر قدم اس کام کے تقاضوں کو پورا اور ملحوظ رکھنا ہے، ورنہ تم دونوں جانتے ہو کہ مزاج اور سوچ کے اعتبار سے میں تمھارے قبیلے کا آدمی ہوں''۔

❹ جب گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان (رئیس آف کالا باغ میانوالی) نے سرکاری حکم سے عصمت فروشی کے اڈے بند کردیئے تو انجمن اصلاح معاشرہ کے صدر مفتی زین العابدینؒ انجمن کے اراکین کو ساتھ لے کر حضرت شاہ اسماعیل شہید کی سنت زندہ کرنے بازار گناہ میں گئے۔ ۴۰ ایسی عورتوں کو توبہ کرائی۔ پھر ان کی باعزت شادیاں کرائیں، گھر بسائے۔ یہ بھی مفتی صاحب کا بڑا کارنامہ ہے۔

❺ تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۷۷ء میں مفتی صاحب کا کردار قائدانہ رہا۔ ضیاء الحق مرحوم سے ملاقاتیں کر کے

انہیں اس کام پر آمادہ کیا تھا۔
ہمیں یہ فخر ہے کہ آپ کا اصل وطن مندہ خیل تحصیل عیسٰی خیل ضلع میانوالی تھا۔ مندہ خیل کو حضرت شیخ الہندؒ کے ابتدائی شاگرد مولانا محمد حیات مرحوم نے علم وعمل اور زیور تقویٰ سے سجایا۔ مدرسہ حیات العلوم اب بھی آپ کی یادگار ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم یہیں پائی اگرچہ پیدائش ۱۹۱۷ء میں محلہ اکبر علی میانوالی شہر میں ہوئی تھی۔ دورہ حدیث شریف دارالعلوم ڈابھیل انڈیا میں حضرت انور شاہؒ سے پڑھا۔ تبلیغی جماعت سے تعلق بانی جماعت مولانا الیاس کے ذریعے ۱۹۶۲ء میں قائم ہوگیا، پھر فیصل آباد میں مستقل قیام اور دارالعلوم پیپلز کالونی کی بنیاد قیام پاکستان کے بعد رکھی، جو آج بڑا جامعہ ہے۔

میانوالی کے دیگر علماء کرام: جہالت زدہ ضلع میانوالی ملکوں، نوابوں اور خانوں کی انگریزی اطاعت اور وفاداری میں اگر مشہور ہے تو اس کے برعکس انگریز سے ٹکر لینے، فتنہ قادیانیت کا استیصال کرنے، رفض وبدعت کی تاریکی دور کرنے میں علماء حق اہل سنت والجماعت، فضلاء دیوبند نے بھی بہت بڑا کردار ادا کیا ہے۔ چند حضرات یہ ہیں:

❶ مولانا محمد حیات مرحوم ومغفور نے تحصیل عیسٰی خیل میں توحید ورسالت کی شمع ۱۹۱۶ء میں جلائی، اس کی کرنیں قریہ بہ قریہ اب بھی چمک رہی ہیں۔ حفظ قرآن کا یہ بڑا مشہور ادارہ ہے۔ ۱۰۰ سے زائد طلبہ تعلیم پا رہے ہیں۔ پانی پتی وغیرہ قاری حضرات خدمت بجالاتے ہیں۔ گزشتہ سال ۲۰۰۳ء کو راقم امتحان لے کر آیا۔

❷ خانقاہ سراجیہ کندیاں کے بانی مولانا سراج احمد۔ پیر طریقت مولانا احمد خان رحمہما اللہ اور اب ان کے صاحبزادے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پاسبان وامیر خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کی علمی، روحانی اور مذہبی خدمات سے ایک دنیا واقف ہے۔ پیرانہ سالی اور شدید ضعف کے باوجود غیر ملکی طویل سفروں پر رہتے ہیں۔

❸ امیر جمعیۃ علماء اسلام پنجاب حضرت مولانا محمد رمضان فاضل دیوبند رحمہ اللہ کی، شہر میانوالی میں علمی اور مسلکی خدمات، باطل امراء اور افسروں کے خلاف للکار سے ایک جہان آگاہ ہے۔ موتی مسجد میں مدرسہ تبلیغ الاسلام یادگار ہے۔

❹ چکڑالہ کے قاضی خاندان سے حضرت مولانا احمد علی سہارنپوری کے شاگرد فقیہ النفس حضرت مولانا قاضی قمر الدین صاحب (المتوفی ۱۹۰۷ء غالباً) کا درس چکڑالہ مشہور رہا ہے۔ یہیں سے حضرت مولانا نصیر الدین غورغشتیؒ اور بانی ومربی جمعیۃ علماء اسلام مولانا غلام غوث ہزارویؒ جیسے اکابر علماء نے دورۂ حدیث شریف پڑھا تھا۔ آپ کے داماد قاضی کلیم اللہ صاحب نے اپنی حق گوئی اور جرات پسندانہ کردار سے باطل کے ایوانوں میں لرزہ برپا کردیا تھا۔ راقم نے ۳۰ سال پہلے بادشاہی مسجد لاہور کی اکیڈمی اور لائبریری میں ''فقہاء ہند'' نام کی ایک کتاب دیکھی جس کے صفحہ ۴۰ پر قاضی قمر الدین چکڑالہ (میانوالی) پڑھا تو حیران ہوا اور آپ کا عقیدت مند ہوگیا۔ یہی وہ بزرگ حق گو عالم دین تھے، جنھوں نے چکڑالہ کے بدنام منکر حدیث عبداللہ چکڑالوی، شیخ الکل میاں نذیر حسین دہلویؒ کے شاگرد کو مناظرہ کا چیلنج دے کر بھگایا اور خود گھوڑی پر سوار ہوکر پنڈی گھیب فتح جنگ تک اس کا تعاقب کیا۔ پھر اگرچہ وہ دہلی رہ کر پرویز جیسوں کا استاد بنا، مگر چکڑالہ آنے کی ہمت نہ ہوئی۔

❺ واں بھچراں کے مشہور مفسر قرآن، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی اور مولانا محمد مظہر نانوتوی کے شاگرد خاص مولانا سرفراز خان صفدر مدظلہ اور شیخ القرآن رحمہ اللہ جیسے بیسیوں اکابر علماء کے پیر و استاد، قاطع شرک و بدعت حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ۔ جن سے مناظرہ کے لیے حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ سے اور ثالثی کے لیے حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب کشمیری دیوبند سے تشریف لائے تھے۔ اپنے بدعتی شہر سے محروم رہ کر اپنی زمین اور ڈیرہ میں توحیدی مدرسہ اور تفسیری خدمات میں مشہور ہیں۔

❻ رفض و تشیع میں مشہور مناظر۔ فاضل دیوبند اور شاگرد حضرت مدنی امام اہل سنت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ، پیر طریقت مناظر اسلام مولانا دوست محمد قریشی اور محقق اہل سنت مولانا احمد شاہ چوکیرویؒ کے خاص دوست مسئلہ ایمان بالقرآن۔ ''تحذیر المسلمین بین''، ''کید الکاذبین'' قاتلان حسین ''بنات اربعہ'' وغیرہ جیسی لاجواب علمی کتابوں کے مصنف آخر عمر میں تصوف کے سلسلہ اویسیہ نقش بندیہ کے بانی اور ہزاروں فوجی افسروں کے پیر طریقت حضرت مولانا اللہ یار خان (المتوفی ۱۹۸۲ء) بھی چکڑالہ ضلع میانوالی کی عظیم شخصیت تھے۔ ہزاروں عوام کو رفض سے بچایا اللہ سے ملایا۔

❼ ہمارے علاقہ ڈھوک زمان کے مولانا محمد صدیقؒ بھی حضرت شیخ الہند کے شاگرد تھے اور علاقہ میں توحید و سنت کا نور خوب پھیلایا۔ ان کے صاحبزادے بزرگ مولانا رشید احمد زندہ ہیں، پوتے محمد صدیق عالم دین ہیں۔

❽ مولانا محمد صدیقؒ کے غالبًا نواسے اور جمعیۃ علماء اسلام فضل الرحمٰن گروپ کے امیر، مدرسہ دار الہدیٰ اور جامعہ رحیمیہ قادریہ بھکر کے بانی و مہتمم حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب مدظلہ العالی بھی ڈھوک زمان، ضلع میانوالی کے ہیں اور بھکر میں خوب خدمت دین بجالا رہے ہیں۔

احقر حافظ مہر محمد فاضل نصرۃ العلوم گوجرانوالہ اور متخصص فی علوم الحدیث علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کا تعلق بھی تھمے والی تھانہ چکڑالہ سے ہے۔ جو مجلس احرار اسلام اور ۱۹۵۳ء کی تحریک میں اہل حق کا مرکز تھا۔ رد رفض اور دفاع صحابہ میں اللہ نے ۱۸ کتابیں لکھنے کی توفیق دی۔ اللہ انھیں لوگوں کی ہدایت اور اپنی نجات کا ذریعہ بنائے۔ مسلک علماء دیوبند کی ترجمان تحریک خدام اہلسنت پاکستان سے وابستہ۔ پپلاں ہرنولی نواں جنڈ نوالہ اور کلور کوٹ کے بہت سے علماء اپنی دینی خدمات میں معروف ہیں۔ بریلوی مکتب فکر کے مولانا اکبر علی، اشاعتی مسلک کے مولانا محمد امیر میانہ محلّہ اور مولانا محمد زمان صاحب، جماعت اسلامی کے مولانا غلام محمد بھچر بھی اپنی خدمات میں مصروف رہے ہیں۔

اگرچہ میانوالی مردم خیز ضلع ہے مگر مردم شناس اور قدردان نہیں۔ خانوں کا اب بھی غلام ہے اس لیے پہاڑوں سے نکل کر میدان سیراب کرنے والے دریاؤں کی طرح اب بھی لاتعداد فاضل علماء دین اور قراء کرام دیگر اضلاع میں دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں، اللہ ان سب کی دینی خدمات قبول فرمائے۔

☆☆☆